۲۷ ربیع الآخر ۱۴۴۳ھ کو ہونے والے مدنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ

ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت (قسط: 262)

کیڑے مکوڑوں کو جلا کر مارنا کیسا؟

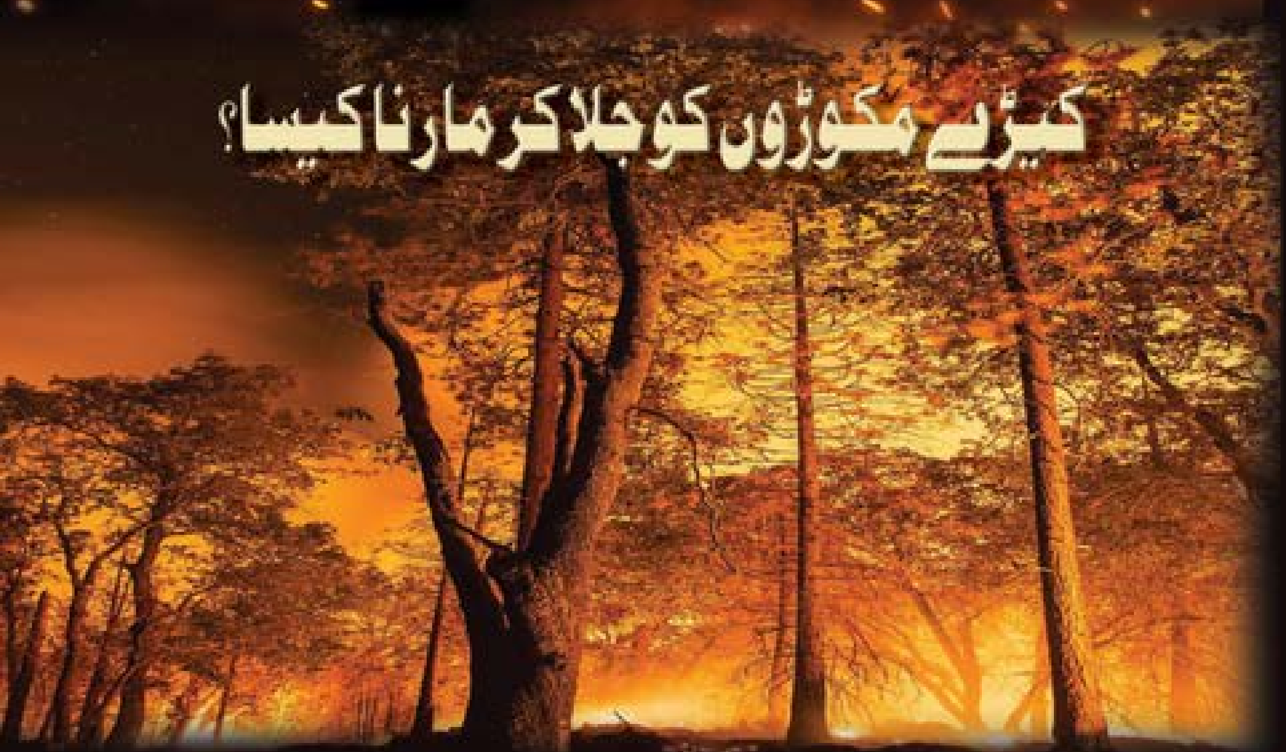

- مٹی کے مجسمے بنانا کیسا؟ 2
- بھیک مانگنے والوں سے معذرت کیسے کریں؟ 6
- انگوٹھی اور نگینے کے احکام 15
- ناخن کاٹنے کا طریقہ 19

ملفوظات:

شیخ طریقت امیر اہل سنت، بانی دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

پیشکش:

المدینۃ العلمیۃ (دعوت اسلامی)

Islamic Research Center

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

کیڑے مکوڑوں کو جلا کر مارنا کیسا؟[1]

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۱۹ صفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَآءَ اللّٰه معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم: قیامت کے روز اللہ پاک کے عرش کے سوا کوئی سایہ نہیں ہوگا، تین شخص اللہ پاک کے عرش کے سائے میں ہوں گے۔ عرض کی گئی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم وہ کون لوگ ہوں گے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: (1) وہ شخص جو میرے کسی اُمّتی کی پریشانی دور کرے۔ (2) میری سنّت کو زندہ کرنے والا۔ (3) مجھ پر کثرت سے درود شریف پڑھنے والا۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

کیڑے مکوڑوں کو جلا کر مارنا کیسا؟

سُوال: کھٹمل اور دیگر کیڑے مکوڑوں کو جلا کر مارنا کیسا؟

(ایک ویڈیو دکھائی گئی جس میں ایک شخص ایک ایک کر کے کھٹمل کو جلا کر مار رہا تھا اور یہ سُوال کیا گیا)

جواب: اس ویڈیو میں ایسا لگ رہا ہے کہ کوئی گیم کر رہا ہے پہلے ایک کو جلاتا ہے وہ تڑپ تڑپ کر مر جاتا ہے۔ پھر دوسرے کو اسی طرح مارتا ہے، اگر اس طرح کوئی گیم کر رہا ہے تو یہ ظلم ہے اور اس طرح کرنا غلط ہے۔ احادیثِ مبارکہ میں جلا کر مارنے سے ممانعت آئی ہے۔[3] کھٹمل کو مارنے کے مختلف طریقے ہیں، اس کے لئے مختلف دوائیں اور اسپرے

---

1 ...... یہ رِسالہ ۲۷ رَبِیْعُ الْآخِر ۱۴۴۲ھ بمطابق 12 دسمبر 2020 کو ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَةُ الْعِلْمِیَة کے شعبہ "ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سُنّت" نے مُرتَّب کیا ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سُنّت)

2 ...... بدور السافرة، باب الاعمال الموجبة لظل العرش والجلوس علی... الخ، ص ۱۳۱، حدیث: ۳۶۶۔

3 ...... ابوداؤد، کتاب الجهاد، باب فی کراهية حرق العدو بالنار، ۳/۷۵، حدیث: ۲۶۷۳-۲۶۷۵۔

www.dawateislami.net

آتے ہیں۔ کمپنیاں گھر میں آکر اپنے حساب سے مناسب اسپرے کرتی ہے جس سے کھٹمل اور کیڑے مکوڑے سب مر جاتے ہیں۔ بہر حال! کھٹملوں کو مارنے کے لئے دواؤں کا استعمال کیا جائے اس طرح ایک ایک کو پکڑ کر جلانے سے سارے کھٹمل تھوڑی مریں گے کیونکہ یہ دیواروں اور سوراخوں میں چھپے ہوتے ہیں۔

کسی نے مجھے تاجدارِ مدنی انعامات حاجی زم زم رضا رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا واقعہ سنایا کہ یہ ٹرین میں سفر کر رہے تھے۔ جب برتھ پر لیٹے تو وہاں کھٹمل تھے اور کھٹملوں نے کاٹنا شروع کر دیا، تو انہوں نے 100 مرتبہ یَا قَھَّارُ پڑھا اور آرام سے سوگئے، پھر انہیں کھٹملوں نے نہیں کاٹا۔ جس اسلامی بھائی نے مجھے یہ واقعہ بتایا انہوں نے کہا میرے ساتھ بھی اسی طرح کا واقعہ ہوا ایک بار ٹرین میں کھٹمل تھے، میں برتھ پر لیٹا تو میں نے بھی 100 مرتبہ یَا قَھَّارُ پڑھ لیا، پھر کھٹمل نے مجھے صرف ایک بار کاٹا۔ مدنی پنج سورہ میں ہے: "100 مرتبہ یَا قَھَّارُ پڑھنے سے مصیبتیں دور ہوتی ہیں۔"[1] مچھر کا کاٹنا، کھٹمل کا کاٹنا یا کسی بھی درندے یا جانور کا خوف ہو یا کوئی بھی مصیبت ہو تو اس طرح 100 مرتبہ یَا قَھَّارُ پڑھیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ مصیبتیں دور ہو جائیں گی۔

دیواروں پر اسمِ جلالت لکھنا کیسا؟

سُوال: کیا قلم یا پینسل سے دیواروں پر اللہ لکھ سکتے ہیں؟

جواب: قلم یا پینسل سے دیواروں پر اللہ لکھیں گے تو قوی امکان ہے کہ کچھ عرصے کے بعد رنگ اُکھڑ جائے اور جو لکھا ہوا ہے وہ بھی زمین پر آجائے۔ یا کبھی دیوار پر رنگ کرنا ہوا تو اس لکھے ہوئے پر رنگ کرنا پڑے گا اور اس جگہ بار بار ہاتھ لگنے سے بے ادبی کا خطرہ ہوگا۔ البتہ آیَۃُ الْکُرْسِی، مکہ مدینہ کی تصویر یا پھر یَا اللہ، یَا رسولَ اللہ لکھے ہوئے فریم دیوار میں لگا سکتے ہیں۔

مِٹّی کے مُجسّمے بنانا کیسا؟

سُوال: بعض لوگ مِٹّی کے گملے اور مُجسّمے بناتے ہیں، اس طرح مِٹّی سے مجسمے اور گملے بنانے کا شرعی حکم کیا ہے؟

(سلمان بٹ عطاری مدنی)

---

1 ...... مدنی پنج سورہ، ص ۲۴۸۔

www.dawateislami.net

جواب: مجسمے سے مراد: ”انسانی ڈھانچہ یا کسی جانور کے جسم اور چہرے کی مورتی۔“ آج کل مجسمے شوپیس (Showpiece) کے لئے بنتے ہیں جنہیں لوگ اپنے بنگلوں، کوٹھیوں میں لگواتے ہیں۔ یہ مجسمے بہت عجیب وغریب ہوتے ہیں جیسے کوئی چوکیدار کھڑا ہو یا کسی جانور کا مجسمہ ہوتا ہے جیسے شیر کا مجسمہ جو کہ پورا پورا بُت معلوم ہوتا ہے، اس طرح جاندار کا مجسمہ بنانے کی شرعاً اجازت نہیں ہے۔ ہم مسلمان ہیں اور مسلمان کو بُتوں سے کیا کام!! ہم تو اللہ کے ماننے والے ہیں۔ اگر کسی کے گھر میں اس طرح کے مجسمے ہوں تو انہیں اپنے گھروں سے نکال دیں تاکہ آپ کے گھر میں اللہ پاک کے رحمت والے فرشتوں کی تشریف آوری ہو سکے۔ البتہ گملہ بنانا جائز ہے۔ بعض لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو صرف گملے، شوپیس اور مٹی کے برتن بناتے ہیں، لیکن بعض لوگ ان سب چیزوں کے ساتھ ساتھ مجسمے بھی بناتے ہیں انہیں مجسمے نہیں بنانے چاہئیں، کیونکہ مجسمے بنانا ناجائز اور گناہ ہے۔[1] اس کا عذاب بڑا سخت ہے جو کہ برداشت نہیں ہو سکے گا۔ اگر قیامت کے دن یہ کہہ دیا گیا کہ ”ان مجسّموں میں جان ڈالو۔“ تو اس وقت کیا کریں گے!! جیسا کہ حدیثِ مبارکہ ہے: حضرتِ سَیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا کی خدمت میں ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کی: ”میں تصویریں بناتا ہوں، مجھے اس کے بارے میں فتویٰ دیجئے۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا: میرے قریب آؤ۔ جب وہ آپ کے قریب ہوا تو آپ نے اس سے فرمایا: میرے قریب آؤ۔ چنانچہ وہ اور قریب ہو گیا یہاں تک کہ آپ نے اپنا ہاتھ اس کے سر پر رکھ دیا اور ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں اس بات سے آگاہ نہ کروں جو میں نے نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سنی ہے؟ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”ہر مصوِّر (یعنی تصویر بنانے والا) جہنمی ہے اور اس کی بنائی ہوئی ہر تصویر سے ایک جسم بنایا جائے گا جو اسے جہنم میں عذاب دے گا۔“ اس کے بعد حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا نے اس شخص سے فرمایا: اگر تجھے تصویریں بنانی ہیں تو درختوں اور بے جان چیزوں کی بنایا کر۔“[2] ایک روایت میں یوں ہے کہ ”ایک شخص نے حضرتِ سَیِّدُنا عبد اللہ بن

---

1. مراٰۃ المناجیح، ۶/۱۹۴۔
2. مسلم، کتاب اللباس، باب لاتدخل الملائکۃ بیتا... الخ، ص۹۰۱، حدیث:۵۵۴۰۔

www.dawateislami.net

عباس رَضِیَ اللہُ عَنۡہُمَا سے عرض کی: میرا ذریعۂ معاش اپنے ہاتھ کی کاریگری ہے اور میں جانوروں کی تصویریں بناتا ہوں، اس کے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں وہی بات بتاؤں گا جو میں نے سَیِّدُ الْمُبَلِّغِیْن رَحۡمَت لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سنی ہے کہ ”جس نے کوئی تصویر بنائی تو اللہ پاک اسے اُس وقت تک عذاب دیتا رہے گا جب تک وہ اس میں رُوح نہ پھونک دے اور وہ اس میں کبھی روح نہ پھونک سکے گا۔“ یہ بات سن کر وہ شخص ناراض ہو گیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تجھ پر افسوس ہے! اگر تجھے یہ کام کرنا ہی ہے تو درخت یا غیر ذی روح (یعنی بے جان) کی تصویریں بنایا کر۔“[1] ایک اور روایت ہے کہ حضرتِ سَیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں: میں نے نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ”قیامت کے دن سب سے سخت عذاب تصویریں بنانے والوں کو ہو گا۔“[2] دیکھا آپ نے جان دار کی تصویریں بنانے کا کتنا سخت عذاب ہے! اس لئے جو بناتے ہیں یا سجا کر رکھتے ہیں وہ سب توبہ کریں اور فوراً سے پیشتر سارے مجسمے نکال دیں، کیونکہ اس گناہ سے توبہ کی صورت یہی ہو گی کہ سارے مجسمے ہٹا دیے جائیں ورنہ صرف توبہ کافی نہیں ہو گی۔ البتہ بے جان چیزوں کی تصویریں بنانا جائز ہے[3] جیسا کہ حضرتِ سَیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنۡہُمَا کی حدیث مبارکہ میں بیان ہوا۔

ویڈیو کا حکم

شاید یہاں کسی کو وسوسہ آسکتا ہے کہ یہ خود تو مدنی چینل پر آرہے ہیں اور ان کی تصویر بھی آرہی ہے اور دوسری طرف جان دار کی تصویر کے ناجائز ہونے کا بیان کر رہے ہیں۔ تو اس مسئلے کو یوں سمجھیں کہ جب آپ آئینے کے سامنے کھڑے ہوتے ہیں تو نظر آتے ہیں اور جب آئینے کے سامنے سے ہٹ جائیں گے تو نظر نہیں آئیں گے اسی طرح Screen کی تصویر کا بھی یہی معاملہ ہے۔ Screen کی تصویر اور کاغذ پر بنی ہوئی تصویر دونوں کا حکم الگ ہے۔ جو تصویر آپ

1 بخاری، کتاب البیوع، باب بیع التصاویر التی لیس فیہا روح ... الخ، ۲/ ۵۱، حدیث: ۲۲۲۵۔

2 بخاری، کتاب اللباس، باب عذاب المصورین یوم القیامۃ، ۴/ ۸۷، حدیث: ۵۹۵۰۔

3 مراٰۃ المناجیح، ۶/ ۱۹۴۔

www.dawateislami.net

Screen پر دیکھتے ہیں وہ شعاعی تصویر کہلاتی ہے، اسے ڈیجیٹل فوٹو کہا جاتا ہے۔ کیمرے کے ذریعے لی گئی تصویر جس کا پرنٹ آؤٹ نکالا جاتا ہے، اس میں اور ڈیجیٹل فوٹو میں فرق ہے۔ کثیر علما نے ڈیجیٹل فوٹو کو جائز قرار دیا ہے۔ البتہ اب بھی کچھ علما ایسے ہیں جن کا موقف ہے کہ "ڈیجیٹل تصویر بھی جائز نہیں ہے۔" ان کی اپنی تحقیقات ہیں اور وہ علما بھی قابلِ احترام ہیں۔ لیکن ہم نے اُن علما کے فتوے پر عمل کیا جن کا موقف یہ ہے کہ ڈیجیٹل تصویر جائز ہے۔ اور اس ڈیجیٹل تصویر کے ذریعے ہم نیکی کی دعوت دے رہے ہیں۔ اور نیکی کی دعوت کی ضرورت بھی ہے۔ بلاضرورت ڈیجیٹل تصویر بنانا بھی مناسب نہیں ہے اس سے بچنا چاہیے، کیونکہ جہاں علما کا اختلاف ہو کہ بعض جائز کہیں اور بعض ناجائز کہیں تو اس کام سے بچنا مستحب ہوتا ہے۔[1] ہم بلاحاجت طرح طرح کے Pose والی تصویریں Viral کر رہے ہوتے ہیں، اس سے بھی بچنا چاہیے۔ اگرچہ یہ گناہ نہیں ہے لیکن ناجائز کہنے والے عالم بھی اچھے ہیں اس لئے بچنا بہتر ہے۔ اسی طرح میرے بارے میں بھی کسی کو خیال آتا ہو گا کہ سوشل میڈیا پر میری تصویریں چل رہی ہوتی ہیں۔

سوشل میڈیا اور تصاویر

میں نے کئی بار کوشش کی ہے کہ میری تصویریں سوشل میڈیا پر بلاوجہ نہ آئیں، لیکن مجھے یہ بتایا گیا کہ آپ کی تصویریں ڈالنے میں ہماری حکمت ہوتی ہے کہ جب آپ کی تصویریں سوشل میڈیا پر ڈالتے ہیں تو زیادہ لوگ آپ کے Page کا Visit کرتے ہیں جس کی وجہ سے نیکی کی دعوت میں اضافہ ہوتا ہے۔ البتہ اگر کوئی سوشل میڈیا پر اپنی تصویر بلاضرورت بھی ڈالے تو اسے گناہ گار کہہ کر اس کی دل آزاری نہیں کر سکتے۔ اس کی برائیاں نہیں کر سکتے کہ "یہ تصویروں کا بڑا شوقین ہے، کبھی چشمہ پہن کر آتا ہے کبھی کچھ کرتا ہے۔" جب شریعت نے اس کو ناجائز نہیں کہا تو میں اور آپ کیوں بولیں؟ اس کی برائیاں کیوں کریں؟ ہو سکتا ہے اس طرح ہم غیبتوں میں پڑ جائیں اور گناہ نہ کرنے والے کی غیبت کر کے ہم ہی گناہ گار بن جائیں۔ جیسے کسی کے ہاں چوری ہو جائے اور وہ چور کی برائی کرتا رہے تو وہ چور سے بڑا مجرم بن جاتا ہے، جیسا کہ "فتاویٰ رضویہ" جلد 24 میں امام بیہقی کی کتاب "شعبُ الایمان" کے حوالے سے حدیثِ مبارکہ بیان کی

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۳/۲۵۱۔

www.dawateislami.net

گئی ہے کہ حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا سے روایت ہے، نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”وہ شخص جس کا مال چوری ہوا ہمیشہ تہمت لگانے میں رہے گا، یہاں تک کہ وہ چور سے بھی بڑا مجرم بن جائے گا۔“(1)(2) لہٰذا ہمیں کسی بھی مسلمان کی غیبت نہیں کرنی چاہیے۔

سونا بیچتے ہوئے دھوکا دینا کیسا؟

سُوال: پاکستان بھر میں 99 فیصد 22 کریٹ کا سونا کہلاتا ہے جبکہ ایسا نہیں ہوتا۔ کیا جیولر حضرات کا 22 کریٹ سے کم کریٹ والے سونے کو 22 کریٹ کا سونا لکھ کر دینا صحیح ہے؟ (سلمان عطاری۔ بابر مارکیٹ، لانڈھی، کراچی)

جواب: جب سونا 22 کریٹ کا نہیں ہوتا تو اسے 22 کریٹ کا لکھ کر دینا دھوکا اور جھوٹ ہے جو کہ گناہ ہے۔ ایسا نہیں کرنا چاہیے، اس سے بچنا چاہیے اور اس طرح لکھ کر دینا ناجائز و حرام ہے۔(3)

بھیک مانگنے والوں سے معذرت کیسے کریں؟

سُوال: اگر کسی سائل کو کچھ دینے کا ارادہ نہ ہو تو اس سے کن الفاظ میں معذرت کی جائے؟ اس میں بعض لوگوں کا انداز رَف اور جارحانہ ہوتا ہے۔ جبکہ بعض اوقات مانگنے والوں کے انداز سے بھی لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ اس بارے میں کچھ راہ نمائی فرمادیں۔ (SMS کے ذریعے سُوال)

جواب: ہمارے یہاں اگر کسی کو نہیں دینا ہوتا تو کہتے ہیں کہ ”بابا معاف کرو“ اور اس طرح کہنے سے ان کو برا بھی نہیں لگتا ۔اگر کوئی زیادہ ضد کرے تو بھی ہمیں حُسنِ اخلاق کا دامن نہیں چھوڑنا چاہیے، بلکہ حکمتِ عملی کے ساتھ منع کرنا چاہیے۔ یوں کہہ دیں کہ ”ایک بار بول دیا معاف کرو تو مہربانی کریں، معاف کریں“ اس طرح کہنا Normal ہے اس سے ان کو برا لگنے کا تصور بھی نہیں ہے، بلکہ اگر یہ پروفیشنل بھکاری ہے تو برا کام تو خود کر رہا ہے اور اگر کسی کے بارے میں پتا چل جائے کہ

1 ...شعب الایمان، باب فی تحریم اعراض الناس، فصل فیما ورد من الاخبار...الخ، ۵/۲۹۷، حدیث:۶۷۰۷۔

2 ...فتاوٰی رضویہ، ۲۴/۱۰۹۔

3 ...درمختار، کتاب البیوع، باب خیار العیب، ۷/۲۲۹ ماخوذاً۔

www.dawateislami.net

پروفیشنل ہے تو اسے دینا ناجائز ہے، کیونکہ ان کو دینا گناہ پر مدد کرنا ہے۔[1] جو حق دار نہ ہو اس کے لئے بھیک مانگنا گناہ ہے۔[2]

اپنی کمائی کو بھیک مانگنے کا ذریعہ بنانا کیسا؟

سُوال: بعض معذور افراد مختلف چیزیں بیچ کر گزارہ کرتے ہیں اور لوگ ان کی حوصلہ افزائی کے لئے ان کی مدد بھی کر دیتے ہیں، لیکن اب ایک بڑی تعداد ایسی بھی ہے جو کچھ بیچنے کے بہانے بھیک مانگ رہے ہوتے ہیں، جبکہ وہ پروفیشنل بھکاری ہوتے ہیں۔ ایسوں کے بارے میں کچھ راہ نمائی فرمائیں؟ (مفتی حسان صاحب کا سُوال)

جواب: "اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّات"[3] اور یہاں نیت ہی بھیک مانگنے کی ہوتی ہے۔ آج کل لوگ بھیک مانگنے کے عجیب عجیب طریقے اختیار کرتے ہیں۔ کوئی عوام کی گزر گاہ یا مسجد کے باہر چادر بچھا کر بیٹھ جاتا ہے اور نا معصوم بن کر پر سوز آواز میں تلاوت کر رہا ہوتا ہے تاکہ کوئی اس پر رحم کھا کر اسے نواز دے۔ یہ لوگ اللہ سے نہیں مانگ رہے ہوتے بلکہ بندوں سے مانگ رہے ہوتے ہیں، ان کو نہ دیا جائے۔ اسی طرح جو لوگ چیزیں بیچتے ہیں، اس سے مسکینی کا اظہار ہوتا ہے تاکہ اگر کسی نے کچھ لینا نہ ہو تو وہ بھی یہ سوچ کر کچھ نہ کچھ دے دے کہ "ہاں یار یہ آدمی صحیح آدمی ہے، چیزیں بیچ کر حلال روزی کما رہا ہے۔" حالانکہ یہ بھی گڑ بڑ کر رہا ہوتا ہے کہ بیچنے کی آڑ میں مانگ رہا ہوتا ہے۔ جبکہ بعض لوگ اِن ڈائریکٹ (Indirect) کسی امیر آدمی کے سامنے یوں تذکرے کرتے ہیں کہ "یار! راشن کے ڈبے خالی ہو گئے، بچوں کے کپڑے پرانے ہو گئے ہیں اور وہ ضد کر رہے ہیں کہ نئے کپڑے لا کر دو۔" اب اگر پیسے والوں کے سامنے اس طرح کے تذکرے کئے جائیں تو ان میں سے کوئی نہ کوئی تو رحم کھا کر یہ کہہ دیتا ہوگا کہ "کتنے کپڑے چاہئیں؟ جتنا راشن چاہیے لے لو، میں پیسے دے دوں گا۔" اللہ دلوں کے حال جانتا ہے اس لئے ہم کسی کو اپنے حالات کیوں بتائیں!! بلکہ صبر کریں کیونکہ اس میں زیادہ اجر ملے گا اور جو اپنے اوپر فقر کا دروازہ کھولتا ہے وہ ایسا تنگ دست بنتا ہے کہ دنیا میں اسے ذلت ہی ذلت ملتی ہے۔ اوپر والا یعنی دینے والا ہاتھ عزت والا ہوتا ہے اور نیچے والا یعنی لینے والا ہاتھ ذلت والا ہاتھ ہوتا ہے۔ مختلف احادیث

1 ...... مراٰۃ المناجیح، ۳/۵۵۔

2 ...... فتاوی ہندیۃ، کتاب الزکاۃ، الباب السابع فی المصارف، ۱/۱۸۸۔

3 ...... بخاری، کتاب بدء الوحی، باب کیف کان بدء الوحی... الخ، ۱/۵، حدیث: ۱۔

www.dawateislami.net

میں بلا اجازت شرعی سُوال کرنے کی وعیدیں بیان کی گئی ہیں۔ مثلاً روایت میں ہے: "قیامت میں مانگنے والے اس طرح آئیں گے کہ ان کے چہرے پر گوشت نہیں ہوگا۔"[1] اسی طرح یہ بھی ہے کہ "سوال کرنے والا انگارے جمع کر رہا ہوتا ہے اب چاہے کم کرے یا زیادہ۔"[2] دیکھا آپ نے کہ بلا اجازت بھیک مانگنے کی کیسی وعیدات آئی ہیں کہ یہ سب اپنے لئے انگارے جمع کر رہے ہوتے ہیں اور اپنے لئے جہنم کی آگ اکٹھی کر رہے ہوتے ہیں۔ انہیں ہمیشہ کے لئے اس کام سے توبہ کرنی چاہیے اور آئندہ بھیک مانگنے سے بچنا چاہیے۔

بغیر کسی عذر کے بھیک مانگنا کیسا؟

سُوال: اس ویڈیو میں دیکھا جا سکتا ہے کہ یہ معذور بندہ کتنی محنت و مشقت سے رزق کما رہا ہے، جبکہ کچھ لوگ ایسے ہیں جو اپنی معذوری کو عذر بنا کر بھیک مانگتے ہیں اور کچھ لوگ تو ایسے بھی ہوتے ہیں جو بالکل صحیح سلامت ہونے کے باوجود بھیک مانگ رہے ہوتے ہیں۔ ایسوں کے بارے میں آپ کیا ارشاد فرماتے ہیں؟ (ایک ویڈیو دکھائی گئی جس میں ایک شخص جس کے ہاتھ نہیں تھے، اپنے پاؤں سے محنت و مشقت والے کام کر کے اپنا رزق کما رہا تھا، اور یہ سوال کیا گیا)

جواب: یہ بڑا زبردست کلپ ہے کہ ایک شخص جس کے دونوں ہاتھ کٹے ہوئے ہیں اور وہ اپنے پاؤں سے سارے کام کر رہا ہے، گڑھا بھی کھود رہا ہے، آلو نکال رہا ہے اور بھر کر پہنچا بھی رہا ہے۔ اس کے علاوہ کھانا پکانا بھی کر رہا ہے۔ اللہ اکبر! اگر انسان کسبِ حلال کے لئے کوشش کرے تو کوئی چیز ناممکن نہیں ہے، بس کرنے والا ہونا چاہیے۔ اگر کوئی ہاتھ پاؤں سے معذور بھی ہو تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ اسے بھیک مانگنے کی اجازت مل جائے گی، دعوتِ اسلامی کے ماحول میں آپ کو کئی نابینے مل جائیں گے جو کچھ نہ کچھ کام دھندہ کر رہے ہوتے ہیں۔ کوئی نابینا ہو یا ہاتھ پاؤں سے معذور ہو، جب تک اس کے لئے ممکن ہو اسے روزگار کے لئے جدوجہد کرنا چاہیے۔ اگر کوئی بغیر اجازتِ شرعی بھیک مانگے، چاہے معذور ہو یا غیر معذور اس کے لئے بھیک مانگنا جائز نہیں ہوگا۔[3] بھیک مانگنے والے کو معاشرے میں بھی کوئی عزت نہیں دی

---

1 ......بخاری، کتاب الزکاۃ، باب من سئل الناس تکثراً، ۱/۴۹۷، حدیث: ۱۴۷۴۔

2 ......مسلم، کتاب الزکاۃ، باب کراھۃ المسألۃ للناس، ص۴۰۱-۴۰۲، حدیث: ۲۳۹۹۔

3 ......فتاوی ھندیۃ، کتاب الزکاۃ، الباب السابع فی المصارف، ۱/۱۸۸۔

www.dawateislami.net

جاتی۔ اس کے علاوہ اگر کوئی حق دار نہ ہو اس کے باوجود سُوال کرے تو اس کے بارے میں احادیثِ مبارکہ میں بھی وعیدیں آئی ہیں۔ جیسے ایک حدیث مبارکہ میں ہے کہ ”ایسا شخص انگارے جمع کرتا ہے اب چاہے کم کرے یا زیادہ۔“(1) اور بہارِ شریعت میں ہے: حضرتِ سَیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے روایت کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: ”آدمی سوال کرتا رہے گا، یہاں تک کہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اُس کے چہرہ پر گوشت کا ٹکڑا نہ ہو گا۔“(2) یعنی نہایت بے آبرو ہو کر۔ ایک حدیثِ پاک میں ہے: رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ”سُوال ایک قسم کی خراش ہے کہ آدمی سُوال کر کے اپنے مونھ کو نوچتا ہے، جو چاہے اپنے مونھ پر اس خراش کو باقی رکھے اور جو چاہے چھوڑ دے، ہاں اگر آدمی صاحبِ سلطنت سے اپنا حق مانگے یا ایسے امر میں سُوال کرے کہ اُس سے چارہ نہ ہو۔“(3) (تو جائز ہے)۔ ایک اور حدیث شریف میں فرمایا: ”جو شخص لوگوں سے سُوال کرے، حالانکہ نہ اُسے فاقہ پہنچا، نہ اتنے بال بچے ہیں جن کی طاقت نہیں رکھتا تو قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ اُس کے مونھ پر گوشت نہ ہو گا۔ اور فرمایا: جس پر نہ فاقہ گزرا اور نہ اتنے بال بچے ہیں جن کی طاقت نہیں اور سُوال کا دروازہ کھولے اللہ پاک اُس پر فاقہ کا دروازہ کھول دے گا، ایسی جگہ سے جو اس کے دل میں بھی نہیں۔“(4)(5)

کیا بیماری اللہ کا عذاب ہے؟

سُوال: اگر بیماری اللہ پاک کی طرف سے ہے تو لوگ یہ طعنہ کیوں دیتے ہیں کہ ”اسے اللہ پاک کا عذاب ہے“؟

(SMS کے ذریعے سُوال)

جواب: اگر کوئی شخص کسی سے ناراض ہو اور اس طرح کا طعنہ دے دے تو الگ بات ہے۔ مگر عام طور پر مریضوں کو کوئی

1 ...... مسلم، کتاب الزکاۃ، باب کراھۃ المسألۃ للناس، ص۴۰۱-۴۰۲، حدیث:۲۳۹۹۔
2 ...... بخاری، کتاب الزکاۃ، باب من سئل الناس تکثراً، ۱/۴۹۷، حدیث:۱۴۷۴۔
3 ...... ابو داؤد، کتاب الزکاۃ، باب ماتجوز فیہ المسألۃ، ۲/۱۶۸، حدیث:۱۶۳۹۔
4 ...... شعب الایمان، باب فی الزکاۃ، فصل فی الاستعفاف عن المسألۃ، ۳/۲۷۴، حدیث:۳۵۲۶۔
5 ...... بہارِ شریعت، ۱/۹۴۱، حصہ:۵۔

www.dawateislami.net

بھی یہ نہیں کہتا کہ "اس پر اللہ کا عذاب ہے۔" اگر کوئی کسی کو اس طرح کہتا ہے تو یہ مریض کی دل آزاری ہے۔ کسی کے کہہ دینے سے فائنل تو نہیں ہو جائے گا کہ مریض پر اللہ کا عذاب ہے۔ اور کسی کے لئے اس طرح کہنا بہت بڑی جرات ہے، اس سے توبہ کرنی چاہیے اور اگر یہ سن کر کسی کی دل آزاری ہوئی ہو تو اس سے معافی مانگ کر اسے راضی بھی کرنا ہو گا۔

کیا انسان سے دو مرتبہ حساب ہو گا؟

سُوال: قبر میں بھی سوالات ہوتے ہیں اور بروزِ قیامت بھی حساب و کتاب ہو گا۔ تو کیا اس طرح دو مرتبہ حساب و کتاب ہو گا؟ (SMS کے ذریعے سُوال)

جواب: مرآۃ المناجیح میں ہے: "قبر میں صرف ایمان کا حساب ہے، حشر میں ایمان و اعمال دونوں کا۔ حسابِ قبر ہمارے حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے زمانے سے شروع ہوا، پچھلی امتوں میں نہ تھا، نہ ان سے اپنے نبی کی پہچان کرائی جاتی تھی۔"[1]

میت کو قبر میں رکھ کر جنازہ پڑھنا کیسا؟

سُوال: کیا میت کو قبر میں رکھ کر جنازہ پڑھ سکتے ہیں؟ (SMS کے ذریعے سُوال)

جواب: اگر نمازِ جنازہ نہیں پڑھی ہے تو جب تک میت خراب نہ ہو اس وقت تک نمازِ جنازہ پڑھ سکتے ہیں۔[2] اس میں موسم، علاقہ اور میت کا اعتبار ہے۔ بعض جگہ جلدی لاش پھٹ جاتی ہے اور بعض جگہ دیر سے لاش پھٹے گی۔ جیسے کسی جگہ سخت سردی ہو اور برف پڑ رہی ہو تو ہو سکتا ہے کہ وہاں چھ ماہ تک لاش کو کچھ بھی نہ ہو۔

لڑکیوں کو بھی حق دینا چاہیے

سُوال: والدین کو چاہیے کہ اپنی اولاد کو برابر حقوق دیں، لیکن آج کل ایسا نہیں ہو رہا بلکہ ہمیشہ کی طرح اب بھی لڑکیوں کے ساتھ زیادتی کی جا رہی ہے، اس بارے میں آپ کیا راہ نمائی فرماتے ہیں؟ (SMS کے ذریعے سُوال)

جواب: لڑکوں اور لڑکیوں دونوں کے حقوق شریعت نے مقرر کئے ہیں۔ ہر ایک کو اس کا حق دینا چاہیے، ان میں کسی کی

---

1. مرآۃ المناجیح، ۱/۱۲۵۔
2. بہارِ شریعت، ۱/۸۴۰، حصہ:۴۔

www.dawateislami.net

بھی حق تلفی جائز نہیں ہے۔ جو حصّہ مقرر ہے وہ لازمی دینا ہو گا۔ آج کل لڑکیوں کو محروم کرنے کا زیادہ رُجحان ہے۔ لڑکوں کو بھی محروم کیا جاتا ہے جیسے بعض اوقات بڑا بھائی اپنے چھوٹے بھائیوں کو یہ کہہ کر محروم کر دیتا ہے کہ ”میں ہی کماتا تھا، میں ہی محنت کرتا تھا، تُو تو گھومتا پھرتا تھا، تیرا کیا ہے؟“ اس طرح ہڑپ کرنا ابھی تو آسان ہے مگر مرنے کے بعد بڑا مہنگا پڑے گا۔

فضول سوچوں سے بچ کر اپنے کام پر توجہ کیسے دیں؟

سُوال: کہا جاتا ہے کہ تنہا انسان بظاہر تو خاموش ہے لیکن اپنی سوچوں میں وہ حالتِ جنگ میں ہوتا ہے، تحقیق کے مطابق ایک انسان کو دن میں چھ ہزار یا اس سے زائد سوچیں آتی ہیں۔ اگر ان سوچوں کا بوجھ بڑھ جائے تو کبھی کبھار انسان نفسیاتی بن جاتا ہے۔ آپ یہ ارشاد فرمائیں کہ ہم کس طریقے سے ان فضول سوچوں سے بچ کر اپنے کام پر Focus (یعنی توجہ) کر سکتے ہیں؟ (ثوبان عطاری کا سُوال)

جواب: جس طرح فضول بات کرنے سے بچنا چاہیے، اسی طرح فضول سوچنے سے بھی بچنا ہے، فضول اِدھر اُدھر دیکھنے سے بھی بچنا چاہیے اور جس طرح گناہوں بھری باتوں سے بچنا ضروری ہے اسی طرح گناہوں بھری سوچ سے بھی بچنا ضروری ہے، کیونکہ جو شخص جان بوجھ کر گناہوں کے تصوّر سے لذّتیں اُٹھائے گا وہ گناہ گار ہو گا جب کہ وہ خود ان سوچوں میں جما ہوا ہو، ہاں اگر بُرا خیال آیا اور جھٹک دیا تو الگ بات ہے۔ فضول تو پھر فضول ہے کہ اس پر نہ گناہ ہے اور نہ ثواب، صرف وقت کی بربادی ہے۔ ہر ایک کی اپنی کیٹگری (Category) کے مطابق سوچ ہوتی ہے جیسا کہ کسی کی بیٹیاں ہوں تو وہ بے چارہ ان کی شادیوں کی فکروں میں ہی لگا رہے گا، البتہ اس سوچ کو فضول سے تعبیر نہیں کر سکتے، لیکن یہ سوچ غیر ضروری ہوتی ہے۔ عام طور پر یہ سوچتے سوچتے کہ ان بیٹیوں کا کیا ہو گا؟ اتنا خرچہ ہے شادی بڑی مہنگی ہے، ان سب باتوں میں ہی بے چارہ باپ دنیا سے چلا جاتا ہے۔ اس لئے ”رکھ مولا تے آس“ والی بات ہے۔ جس رب نے پیدا کیا ہے وہی اسباب بھی بنا دے گا۔

اے رضا ہر کام کا اِک وقت ہے
دل کو بھی آرام ہو ہی جائے گا (حدائقِ بخشش)

www.dawateislami.net

جب وقت آئے گا اس وقت دیکھی جائے گی۔ جو مقدر میں ہوگا وہی ہوگا۔ اس طرح سوچ سوچ کر اپنے آپ کو ہلکان کئے جانے سے مسئلہ تو حل نہیں ہو جائے گا۔ اسی طرح بعض لوگ خواہ مخواہ کاروبار کے بارے میں فکر مند رہتے ہیں۔ اگر کوئی اسی فیلڈ کا بندہ سامنے دکان کھول لے تو سوچتے رہیں گے کہ اب میری دکان کا کیا ہوگا میرے گاہک تو اس کے پاس چلے جائیں گے۔ فلاں گاہک پہلے بہت آتا تھا اب نہیں آتا وہاں سے سامان لے رہا ہوگا۔ یہ سب بے کار سوچیں ہیں۔ اللہ پاک سب سے بہتر رزق دینے والا ہے۔ اس لئے جس کی نظر اللہ کی رحمت پر ہوگی تو وہ اس طرح کی فضول اور غیر معیاری سوچوں میں نہیں پڑے گا، اگر اس طرح کی سوچیں آئیں تو اپنی سوچ کو آخرت کی طرف پھیر دیں کہ میرا ایمان پر خاتمہ ہوگا یا نہیں ہوگا! ہمارے بزرگانِ دین بُرے خاتمے کے خوف سے روتے اور پریشان رہتے تھے۔ اسی طرح سب سے زیادہ اپنے ایمان کے بارے میں سوچنا چاہیے۔ اللہ کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خوبیوں میں غور و فکر کریں، اپنے دل میں عشقِ رسول اور عشقِ مدینہ پیدا کریں۔ آخرت کی تیاری کے لئے کوشاں رہیں۔ مَعَاذَ اللہ! اگر کوئی گناہ ہو جائے تو اس کی توبہ کریں اور اس کے بارے میں نادم ہوتے رہیں کہ یہ گناہ مجھ سے کیوں ہوا! یہ نہیں ہونا چاہیے تھا! عین ممکن ہے کہ وہ ندامت آپ کی بخشش کا ذریعہ بن جائے۔

چھوڑ فکر دنیا کی چل مدینے چلتے ہیں
مصطفٰی غلاموں کی قسمتیں بدلتے ہیں

منتشر ہیں خیالات کی وادیاں لٹ گیا ہے شکوں والیٔ دوجہاں
دور ہوجائیں غم تجھ کو تیری قسم شالا وسدا روے تیرا سوہنا حرم

مصیبتوں اور پریشانیوں میں کیا کریں؟

سُوال: آج کل بہت سے لوگ پریشانیوں اور گھریلو مسائل میں گھرے ہوئے ہیں، خصوصاً 2020 میں تو وہ مصیبتیں آئی ہیں جو اس سے پہلے سُنی بھی نہیں تھیں۔ ان مصیبتوں اور پریشانیوں کے بارے میں اپنے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کو کیا تسلّی دیں گے؟ (نگرانِ شوریٰ کا سوال)

www.dawateislami.net

جواب: یہ سب مصیبتیں اور پریشانیاں بطورِ امتحان ہیں۔ کربلا والوں پر بھی امتحان آیا تھا لیکن انہوں نے اپنے امتحان سے جی نہیں چُرایا، تو انہیں بلند رُتبے عطا کئے گئے۔ لہٰذا ہمیں بھی صبر و ہمت سے کام لینا چاہیے اور اللہ پاک کی رحمت پر نظر رکھنی چاہیے کیونکہ ”صبر جنت کے خزانوں میں سے ہے۔“(1) جو صبر کرے اس کے لئے بے حساب جنت میں داخلے کی بشارت آئی ہے۔(2) اس لئے صبر کرتے رہنا چاہیے اور بلاوجہ ہر طرف خوف و ہراس بھی نہیں پھیلانا چاہیے، کیونکہ اس کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا بلکہ نقصان ہی ہوتا ہے۔ پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں جب غم حاضری دیتا تو آپ بارگاہِ خُداوندی میں عرض کرتے: ”یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيْثُ۔“ اے زندہ! اے قائم رہنے والے! میں تجھ سے فریاد کرتا ہوں۔(3) لہٰذا ہمیں بھی ہر طرح کی مصیبت اور پریشانی میں اللہ پاک کی رحمت پر نظر رکھنی چاہیے۔

شادیوں میں فائرنگ اور آتش بازی کا نقصان

سُوال: شادیوں میں فائرنگ اور آتش بازی کی جاتی ہے، اس کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟(4)

جواب: جو لوگ اس طرح کرتے ہیں اللہ پاک انہیں ہدایت دے، ایسا نہیں کرنا چاہیے۔ بچے اچانک چونک کر بیٹھ جاتے ہیں۔ مجھے اپنا ایک پرانا واقعہ یاد ہے کہ کچھ سال پہلے ہمارے محلے میں کسی کی شادی تھی تو فائرنگ وغیرہ ہوئی جس سے میرے بچے گھبرا گئے اور گھبرا کر میری بیٹی نے مجھے فون کیا اور وہ بہت ڈرے ہوئے تھے وہ سمجھے کہ کوئی حملہ ہو گیا، پھر بعد میں معلوم ہوا کہ کسی کی بارات تھی جس میں فائرنگ ہو رہی تھی۔ جب شادیوں میں اس طرح کے

---

1 ...... کشف الخفاء، حرف الصاد المهملة، ۲/ ۱۹، حدیث: ۱۵۸۷۔

2 ...... پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم فرمایا: جب اللہ پاک مخلوق کو جمع فرمائے گا تو ایک منادی ندا کرے گا: اہلِ فضل کہاں ہیں؟ تو کچھ لوگ کھڑے ہونگے جو تعداد میں نہایت قلیل ہونگے۔ جب یہ جلدی سے جنت کی طرف بڑھیں گے تو فِرِشتے ان سے ملیں گے اور کہیں گے: ہم دیکھ رہے ہیں کہ تم تیزی سے جنّت کی طرف جارہے ہو تم کون ہو؟ تو وہ جواب دیں گے کہ ہم اہلِ فضل ہیں۔ فِرِشتے پوچھیں گے: تمہارا فضل کیا ہے؟ وہ جواب دیں گے: جب ہم پر ظُلم کیا جاتا تھا تو ہم صبر کرتے تھے اور جب ہم سے برائی کا برتاؤ کیا جاتا تھا تو اسے برداشت کرتے تھے۔ پھر ان سے کہا جائے گا کہ جنّت میں داخل ہو جاؤ اور اچھے عمل والوں کا ثواب کتنا اچھا ہے۔ (الترغیب والترھیب، کتاب الادب، ۳/ ۲۸۱، حدیث ۱۸)

3 ...... ترمذی، کتاب الدعوات، ۹۱-باب، ۵/ ۳۱۱، حدیث: ۳۵۳۵۔

4 ...... یہ سُوال شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت)

www.dawateislami.net

معاملات ہوں گے تو گھروں میں جھگڑے ہی بڑھیں گے، ان کاموں سے اللہ کی رحمت تو نازل نہیں ہوگی۔ آپ سب یہ نیت کریں کہ جب اللہ پاک آپ کو اس طرح کی خوشی کا موقع دے تو ایسی حرکتیں نہیں کریں گے۔ سنّت کے مطابق شادی ہوگی تو شادی خانہ آبادی ہوگی ورنہ آج کل تو شادی خانہ بربادی ہو رہی ہے، شاذونادر ہی کوئی گھر آباد ہوتا ہوگا۔ اللہ کریم ہمیں گناہوں سے بچائے رکھے۔

پرنٹنگ پریس والوں کے ہاتھ میں اِنک لگی رہ جائے تو وضو کا حکم

سُوال: میں پرنٹنگ پریس میں کام کرتا ہوں میرے دو سوال ہیں (1) پرنٹنگ کرتے ہوئے ہمارے ہاتھوں پر اِنک لگ جاتی ہے اور وضو کرتے ہوئے ہمارے ہاتھ میں انک لگی رہ جاتی ہے، کیا اس طرح ہماری نماز ہوگی یا نہیں؟ (2) ہمارے ساتھ کام کرنے والے مزدور کبھی چلے جاتے ہیں، سیٹھ کو پتا نہیں ہوتا اور ہم ان کے بدلے کا کام کرلیتے ہیں، ہمارا اس طرح کرنا کیسا ہے؟ (پرویز عالم)

جواب: (1) وضو کے حوالے سے بہارِ شریعت میں ہے: "جس چیز کی آدمی کو عُموماً یا خُصوصاً ضرورت پڑتی رہتی ہے اور اس کی نگہداشت واِحتیاط میں حَرَج ہو، ناخنوں کے اندر یا اُوپر یا اور کسی دھونے کی جگہ پر اس کے لگے رہ جانے سے اگرچہ جرم دار ہو، اگرچہ اس کے نیچے پانی نہ پہنچے، اگرچہ سَخْت چیز ہو وُضو ہو جائے گا۔ جیسے پکانے، گوندھنے والوں کے لئے آٹا، رنگریز کے لئے رنگ کا جرم، عورتوں کے لئے مہندی کا جرم، لکھنے والوں کے لئے روشنائی کا جرم، مزدور کے لئے گارا مٹی، عام لوگوں کے لئے کوئے یا پلک میں سُرمہ کا جرم، اسی طرح بدن کا میل، مٹی، غبار، مکھی، مچھر کی بیٹ وغیرہا۔"[1]

(2) مزدور چلے جاتے ہیں اور اس کے بدلے کا کام کرتے ہیں، ایسا نہیں کرسکتے کیونکہ ان کا وقت کا اجارہ ہوتا ہے اور وقت پورا دینا ضروری ہے۔[2] البتہ اگر سیٹھ اجازت دے تو جاسکتے ہیں اور سیٹھ روز روز کی اجازت نہیں دے گا لہٰذا جتنے وقت کی اجازت دے اتنے وقت کے لئے ہی جاسکتے ہیں۔

---

1 ...... بہارِ شریعت، ۱/ ۲۹۲، حصّہ: ۲۔

2 ...... بہارِ شریعت، ۳/ ۱۴۳، حصّہ: ۱۴ ماخوذاً۔

www.dawateislami.net

جلی جلی بو سے اُس کی پیدا ہے سوزشِ عشقِ چشم والا

سُوال:

جلی جلی بُو سے اُس کی پیدا ہے سوزشِ عشقِ چشم والا

کبابِ آہُو میں بھی نہ پایا مزہ جو دل کے کباب میں ہے (حدائقِ بخشش)

کباب کے بارے میں تو سنا ہے لیکن نعت میں کباب کا ذکر کیسے آیا؟

جواب: یہاں کباب سے چٹ پٹا کباب مراد نہیں ہے۔ اس شعر میں لفظ "آہو" آیا جس کا معنٰی ہرن ہوتا ہے اور ہرن کا گوشت زیادہ لذیذ ہوتا ہے۔ گویا کہ یہاں یہ کہنا چاہ رہے ہیں کہ عشقِ رسول میں جل کر بننے والے دل کے کباب والی خوشبو کا مزہ ہرن کے گوشت کے کباب کی خوشبو کے مزے سے بہت زیادہ اچھا ہے۔

انگوٹھی اور نگینے کے احکام

سُوال: (1) کوئی ایسا پتھر ارشاد فرمائیں جس کے پہننے سے راتوں رات امیر ہو جاؤں۔ نیز کیا پتھر پہننے سے زندگی کے معاملات میں تبدیلی آتی ہے؟ (2) ایک انگوٹھی میں کتنے قسم کے پتھر لگا سکتے ہیں؟

جواب: (1) ایسے کسی پتھر کے بارے میں کبھی سنا نہیں ہے جس کے ذریعے راتوں رات امیر ہو سکتے ہوں۔ جو لوگ درگاہوں کے باہر پتھر لے کر بیٹھے ہوتے ہیں وہی بتائیں گے کہ مال دار ہونے کے لئے کون سا پتھر پہنا جائے! پھر ان سے کہا جائے کہ "ایک پتھر تم بھی پہن لو تاکہ امیر ہو جاؤ۔ کہاں یہ تھوڑے سے پتھر لے کر بیٹھے ہوئے ہو!" البتہ اللہ پاک نے پتھروں میں تاثیر رکھی ہے جیسے ہائی بلڈ پریشر کے لئے پتھر پہنا جاتا ہے۔ حضرتِ سَیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ "رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے سیدھے ہاتھ میں انگوٹھی پہنی جس میں حبشی نگینہ تھا، آپ اس کا نگینہ ہتھیلی شریف سے ملا ہوا رکھتے تھے۔"[1] اسی حدیث کے تحت "مرقاۃ المفاتیح" میں علامہ ملّا علی قاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

[1] مسلم، کتاب اللباس، باب فی خاتم الورق فصہ حبشی، ص ۸۹۳، حدیث: ۵۴۸۷۔

www.dawateislami.net

حدیثِ مبارکہ نقل کرتے ہیں: "انگوٹھیوں میں عقیق کا نگینہ پہنو کہ یہ بَرَکت والا ہے۔"(1) دوسری روایت میں ہے "عقیق کا نگینہ فقر یعنی غربت و تنگدستی کو ختم کرتا ہے۔"(2) مزید فرماتے ہیں: "پیلے یاقوت کی انگوٹھی، طاعون سے حفاظت کرتی ہے۔"(3)(4) طاعون ایک وبائی مرض ہے جو چوہوں سے پھیلتا ہے۔ "فیض القدیر" میں موجود ایک حدیثِ مبارکہ میں عقیق کی خوبی بیان ہوئی کہ "جو اسے پہنے گا اس کو ہر قسم کی بھلائی ملے گی اور فرشتے اس سے محبت کریں گے۔ عقیق کی خاصیتوں میں سے ہے کہ دل مدمقابل کے وقت سکون میں رہتا ہے اور نکسیر پھوٹنا ختم ہو جاتا ہے۔"(5) "دُرِّ مختار" میں ہے: "نگینہ ہر قسم کے پتھر کا ہو سکتا ہے، عقیق یاقوت وغیرہ سب کا نگینہ جائز ہے۔"(6)

(2) مرد کی انگوٹھی ساڑھے چار ماشے سے کم وزن کی ایک ہی انگوٹھی ہو اور اس میں ایک نگینہ ہو، چاہے نگینہ کا وزن کتنا ہو۔(7) بغیر نگ کی انگوٹھی جسے چھلا کہا جاتا ہے اس کا پہننا جائز نہیں۔(8) عورتوں کی انگوٹھی کے لئے وزن کی کوئی قید نہیں ہے۔ ایک سے زائد نگینہ بھی لگا سکتی ہے، اور عورت کا نگینہ ہاتھوں کے اوپر ہو جبکہ مرد کا نگینہ ہتھیلی کی طرف ہو۔(9) آج کل بعض لوگ مختلف قسم کے چھلے پہن لیتے ہیں جو کہ ناجائز ہے اسی طرح اسٹیل کے بریسلیٹ پہنتے ہیں اور کہتے ہیں کہ مدینے سے آیا ہوا ہے حالانکہ یہاں یہ نہیں دیکھا جائے گا کہ مدینے سے آیا ہے، بلکہ مدینے والے کا حکم دیکھا جائے گا۔ ان سب چیزوں کو اتارنا ضروری ہے اور توبہ بھی کرنی پڑے گی۔

---

1. شعب الایمان، الاربعون، باب فی الملابس والزی، فصل فی فص الخاتم ونقشہ، ۵/۲۰۱، حدیث: ۶۳۵۷۔
2. جامع صغیر، حرف التاء، ص۱۹۶، حدیث: ۳۲۶۴۔
3. جامع الاحادیث، قسم الاقوال، ۷/۱۶۴، حدیث: ۲۱۶۱۹۔
4. مرقاۃ المفاتیح، کتاب اللباس، باب الخاتم، الفصل الاول، ۸/۱۸۵، تحت الحدیث: ۴۳۸۸۔
5. فیض القدیر، حرف التاء، ۳/۳۰۸، تحت الحدیث: ۳۲۶۳۔
6. درمختار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی اللبس، ۹/۵۹۵۔
7. ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی اللبس، ۹/۵۹۷۔
8. بہار شریعت، ۳/۴۲۸، حصہ: ۱۶۔
9. بہار شریعت، ۳/۴۲۷، حصہ: ۱۶۔

www.dawateislami.net

سونے کی مردانہ انگوٹھی بنانا کیسا؟

سُوال: ہمارے ہاں بعض لوگ آتے ہیں جو کہتے ہیں کہ ہمارے داماد کے لئے سونے کی انگوٹھی بنادو جب ہم انہیں کہتے ہیں کہ ”مرد کے لئے سونا پہننا حرام ہے“ تو وہ کہتے ہیں کہ ”ہم اپنے داماد کو دیں گے لیکن وہ پہنے گا نہیں صرف اس کے پاس رکھی رہے گی۔“ کیا ایسوں کو سونے کی مردانہ انگوٹھی بنا کر دینا جائز ہے؟ (محمد آصف عطاری۔ نعت خواں)

جواب: ”دارالافتا اہلِ سنّت“ کا فتویٰ ہے کہ ”چاندی کی غیر شرعی انگوٹھی جو ساڑھے چار ماشے یا اس سے زائد وزن کی یا اس میں دو نگ لگے ہوں یا مردانہ بناوٹ کی سونے کی انگوٹھی وغیرہ بنانا اور اس کی خرید و فروخت کرنا مکروہِ تحریمی ناجائز اور گناہ ہے۔“

تہجد اور اسلامی بھائیوں کی کارکردگی

سُوال: مختلف اوقات میں نیک اعمال کی کارکردگی پیش کی جاتی ہے۔ دیکھا یہ گیا ہے کہ تہجد کی ادائیگی میں اسلامی بہنوں کے مقابلے میں اسلامی بھائی آگے ہوتے ہیں، اس کی کیا وجہ ہے؟[1]

جواب: ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ اسلامی بہنیں تہجد میں آگے ہوں، کیونکہ ان کے لئے اوّل وقت میں فجر پڑھنا افضل ہے۔[2] تو اسلامی بہنیں صبح صادق سے کچھ دیر پہلے تہجد پڑھیں اور فجر کا وقت ہوتے ہی اول وقت میں نماز فجر ادا کریں اور اس طرح ایک ہی وضو سے تہجد اور فجر ادا کریں۔ جبکہ اسلامی بھائیوں کو فجر کے وقت صدائے مدینہ بھی لگانی ہوتی ہے اور اذان کے بعد سنتیں ادا کرتے ہیں اس کے بعد بھی جماعت میں وقت باقی رہتا ہے اور انتظار کے بعد نماز فجر جماعت کے ساتھ ادا کرتے ہیں۔ ان سب کے باوجود تہجد کی ادائیگی میں اسلامی بھائی آگے ہیں، اس کا مطلب قربانیاں دینے میں اسلامی بھائی آگے ہیں، کیونکہ مدنی قافلوں میں اسلامی بھائی سفر کرتے ہیں، اسلامی بہنیں سفر نہیں کرتیں، اس کے علاوہ دکان دکان اور گھر گھر جا کر نیکی کی دعوت دینا خالہ جی کا گھر نہیں ہے اس میں لوگ باتیں بھی سناتے ہیں، بعض اوقات

1 ...... یہ سُوال شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت)

2 ...... دُرِّمختار، کتاب الصلاۃ، ۲/ ۳۰۔

www.dawateislami.net

بحث کرتے ہیں اور کئی مرتبہ مذاق بھی اڑاتے ہیں۔ کبھی کبھی تو ایسا بھی ہوتا ہے کہ پہلے پوری نیکی کی دعوت سنیں گے پھر کہیں گے کہ ”میں تو غیر مسلم ہوں“ مَعَاذَ اللہ۔ اگر واقعی وہ غیر مسلم ہے تو پھر جو ہے سو ہے، اللہ اسے ہدایت عطا کرے اور اسے توبہ نصیب ہو اور اگر وہ مسلمان تھا پھر اس نے ایسا کہا تو وہ پہلے غیر مسلم نہیں تھا لیکن اس طرح کہنے کے بعد اب وہ غیر مسلم ہو جائے گا، بلکہ اس غیر مسلم سے بھی بدتر ہو جائے گا، کیونکہ وہ مرتد ہو جائے گا۔[1] اگر کوئی مسلمان مَعَاذَ اللہ یوں کہے کہ میں کافر ہوں تو وہ مرتد ہو جائے گا۔[2] مرتد کا حکم کافر سے بھی سخت ہے۔ اللہ پاک عافیت میں رکھے۔ اگر کسی نے مذاق میں بھی ایسا کہا ہو تو فوراً توبہ کر کے نئے سرے سے مسلمان ہو۔ اگر اس نے نکاح کیا ہوا تھا تو نکاح ٹوٹ جائے گا، دوبارہ کرنا پڑے گا۔[3] اگر کسی پیر صاحب سے بیعت کی ہوئی تھی تو وہ بھی ٹوٹ گئی۔ سارے اعمال اور نیکیاں برباد ہو گئیں۔[4] اگر حج کیا ہوا تھا تو وہ بھی ختم ہو گیا، اب استطاعت ہونے اور شرائط پائے جانے کی صورت میں دوبارہ حج کرنا ہو گا۔[5] البتہ اِرتداد سے گناہ ختم نہیں ہوتے، باقی رہتے ہیں۔[6] یہ کتنا مہنگا مذاق ہے۔ بعض لوگ نماز کے بارے میں بھی بول دیتے ہیں: ”آج چھٹی کا دن ہے اس لئے نماز کی بھی چھٹی ہے۔“ مَعَاذَ اللہ اگر کسی نے نماز کی فرضیت کا انکار کیا تو وہ مرتد و کافر ہو جائے گا[7] کیونکہ نماز کی فرضیت کا حکم قرآن و حدیث کی نصِ قطعی سے ثابت ہے۔[8] البتہ اگر نابالغ نے اس طرح کیا تو اس کا حکم الگ ہو گا۔ لیکن بعض اوقات بالغ بھی اس طرح کہتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ اس لئے

---

1 ......فتاویٰ ہندیۃ، کتاب السیر، الباب التاسع فی احکام المرتدین، ۲/۲۵۷۔

2 ......فتاویٰ ہندیۃ، کتاب السیر، الباب التاسع فی احکام المرتدین، ۲/۲۵۷۔

3 ......درمختار مع ردالمحتار، کتاب الجھاد، باب المرتد، ۶/۳۷۷۔

4 ......درمختار مع ردالمحتار، کتاب الجھاد، باب المرتد، ۶/ ۳۸۳ – ۳۸۴۔

5 ......درمختار، کتاب الجھاد، باب المرتد، ۶/۳۸۵۔

6 ......درمختار مع ردالمحتار، کتاب الجھاد، باب المرتد، ۶/ ۳۸۳۔

7 ......بہار شریعت، ۲ / ۴۶۴، حصّہ:۹۔

8 ......اللہ پاک قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا﴾ (پ۵، النسآء: ۱۰۳) (ترجمۂ کنزالایمان: بے شک نماز مسلمانوں پر وقت باندھا ہوا فرض ہے)۔ فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: ”اِنَّ اللہَ قَدِ افْتَرَضَ عَلَیْھِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِیْ كُلِّ یَوْمٍ وَلَیْلَةٍ“ یعنی بے شک اللہ پاک نے اپنے بندوں پر ہر دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض فرمائی ہیں۔ (بخاری، کتاب الزکاۃ، باب وجوب الزکاۃ، ۱/۴۷۱، حدیث: ۱۳۹۵)

www.dawateislami.net

زبان کا قفلِ مدینہ لگانا بہت ضروری ہے۔ جو لوگ منہ پھٹ ہوتے ہیں بہت زیادہ بولتے ہیں ان سے کفریات صادر ہونے کا زیادہ خطرہ ہوتا ہے۔ اللہ کریم ہمیں زبان اور آنکھوں کا قفلِ مدینہ نصیب فرمائے۔ آمین

مکتبۃ المدینہ کی بہت ہی پیاری کتاب ”کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب“ ہے یہ کتاب سب کو پڑھنی چاہیے۔ اس کتاب میں سینکڑوں کفریہ جملے، کفریہ کلمات کی مثالیں اور کفریات کے بارے میں بہت سارا مواد موجود ہے کہ آدمی پڑھے تو اللہ پاک کا خوف اور ڈر نصیب ہو جائے۔

ناخن کاٹنے کا طریقہ

سُوال: ناخن کیسے کاٹیں گے؟ (امیرِ اہلِ سنّت کے رضاعی پوتے حسن رضا کا سُوال)

جواب: ناخن کاٹنے کا طریقہ یہ ہے کہ بِسْمِ اللہ پڑھ کر سیدھے ہاتھ کی شہادت کی انگلی سے ناخن کاٹنا شروع کریں اور چھوٹی انگلی تک کاٹ لیں، سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے کا ناخن نہیں کاٹیں گے۔ اب اُلٹے ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے انگوٹھے تک ناخن کاٹیں، پھر آخر میں سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے کا ناخن کاٹیں، اس طرح یہ سیدھے سے شروع ہو گا اور سیدھے پر ہی ختم ہو گا۔ پاؤں کے ناخن کاٹنے کا طریقہ یہ ہے کہ سیدھے پاؤں کی چھوٹی انگلی سے ناخن کاٹنا شروع کریں اور لائن سے کاٹتے ہوئے اُلٹے پاؤں کی چھوٹی انگلی پر ختم کریں۔[1]

❀❀❀

1 بہار شریعت، ۳/ ۵۸۳-۵۸۴، حصہ: ۱۶۔

www.dawateislami.net

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دُرُود شریف کی فضیلت	1	میت کو قبر میں رکھ کر جنازہ پڑھنا کیسا؟	10
کیڑے مکوڑوں کو جلا کر مارنا کیسا؟	1	لڑکیوں کو بھی حق دینا چاہیے	10
دیواروں پر اسمِ جلالت لکھنا کیسا؟	2	فضول سوچوں سے بچ کر اپنے کام پر توجہ کیسے دیں؟	11
مٹّی کے مجسمے بنانا کیسا؟	2	مصیبتوں اور پریشانیوں میں کیا کریں؟	12
ویڈیو کا حکم	4	شادیوں میں فائرنگ اور آتش بازی کا نقصان	13
سوشل میڈیا اور تصاویر	5	پرنٹنگ پریس والوں کے ہاتھ میں اِنک لگی رہ جائے تو وضو کا حکم	14
سونا بیچتے ہوئے دھوکا دینا کیسا؟	6	جلی جلی بو سے اُس کی پیدا ہے سوزشِ عشقِ چشم والا	15
بھیک مانگنے والوں سے معذرت کیسے کریں؟	6	انگوٹھی اور نگینے کے احکام	15
اپنی کمائی کو بھیک مانگنے کا ذریعہ بنانا کیسا؟	7	سونے کی مردانہ انگوٹھی بنانا کیسا؟	17
بغیر کسی عذر کے بھیک مانگنا کیسا؟	8	تہجد اور اسلامی بھائیوں کی کارکردگی	17
کیا بیماری اللہ کا عذاب ہے؟	9	ناخن کاٹنے کا طریقہ	19
کیا انسان سے دو مرتبہ حساب ہوگا؟	10	❁❁❁	❁

❁❁❁

ماخذ و مراجع

کتاب کا نام	مصنف / مؤلف / متوفی	مطبوعات
قرآنِ مجید	کلامِ الٰہی	****
بخاری	امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ
مسلم	ابو الحسین مسلم بن حجاج قشیری النیسابوری، متوفی ۲۶۱ھ	دار الکتاب العربی بیروت ۱۴۲۷ھ
ابوداؤد	امام ابو داود سلیمان بن الاشعث الازدی سجستانی، متوفی ۲۷۵ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۱ھ
ترمذی	امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
شعب الایمان	ابو بکر احمد بن حسین بن علی بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۱ھ
جامع صغیر	ابو الفضل جلال الدین عبد الرحمٰن بن ابو بکر سیوطی، متوفی ۹۱۱ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۵ھ
بدور السافرۃ	ابو الفضل جلال الدین عبد الرحمٰن بن ابو بکر سیوطی، متوفی ۹۱۱ھ	مؤسسۃ الکتب الثقافیۃ ۱۴۱۱ھ
جامع الاحادیث	ابو الفضل جلال الدین عبد الرحمٰن بن ابو بکر سیوطی، متوفی ۹۱۱ھ	دار الفکر بیروت
کشف الخفاء	اسماعیل بن محمد بن عبد الہادی، متوفی ۱۱۶۲ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
الترغیب والترھیب	زکی الدین عبد العظیم بن عبد القوی، متوفی ۶۵۶ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
فیض القدیر	علامہ عبد الرؤوف مناوی، متوفی ۱۰۳۱ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۲ھ
مرقاۃ المفاتیح	علی بن سلطان محمد ہروی حنفی ملا علی قاری، متوفی ۱۰۱۴ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
مراٰۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
درمختار	علاء الدین محمد بن علی حصکفی، متوفی ۱۰۸۸ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
ردالمحتار	علامہ محمد امین ابن عابدین شامی، متوفی ۱۲۵۲ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
فتاوی ہندیۃ	ملا نظام الدین، متوفی ۱۱۶۱ھ، وعلمائے ہند	دار الفکر بیروت ۱۴۱۱ھ
فتاویٰ رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن لاہور ۱۴۲۷ھ
بہارِ شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ
مدنی پنج سورہ	امیر اہل سنّت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی	مکتبۃ المدینہ کراچی

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیک نَمازی بننے کیلئے

ہر جُمعرات بعد نَمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں رِضائے الٰہی کے لیے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سُنّتوں کی تربیت کے لیے **مَدَنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ ”غورو فکر“ کے ذریعے **مَدَنی اِنعامات** کا رِسالہ پُر کر کے ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“ اِنْ شَآءَ اللہ۔ اپنی اصلاح کے لیے ”**مَدَنی اِنعامات**“ پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے ”**مَدَنی قافلوں**“ میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ۔

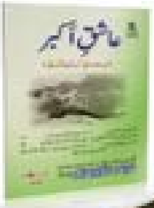

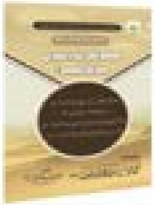

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، کراچی
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net